

از قلم سیدہ لائبہ شفیق

NOVEL BANK

راہوں میں ملے جو دل کو راہی

راہوں میں ملے جو دل کو راہی

از قلم سیدہ لائبہ شفیق

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

رات کے وقت بہت فسوں خیز سی خاموشی نے پورے بنگلے کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ باقی سب تو آتے ہی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے۔ اور اسے ملازم اوپر پہنچا آئے تھے۔

اپریل کا مہینہ تھا اسلام آباد میں اس وقت گرمی کچھ زیادہ سخت نہیں تھی اور ایئر کنڈیشن ہونے کی وجہ سے گھر کے اندر تو بالکل بھی گرمی کا احساس نہیں تھا اصل آگ تو اس کے اپنے اندر لگ گئی تھی، وہ چھٹانک بھر کی لڑکی ساری دنیا کو اپنے اشاروں پر نچاتی تھی اور غم یہ تھا کہ سب خوشی ناچتے بھی تھے۔

www.urdu-novelbank.com

اب اللہ جانے کیا کہہ آئی تھی دادی سے کہ جو شادی عید کے بعد ہونی تھی وہ دادی نے آٹا فانا عین رمضان میں کروادی تھی۔

وائٹ کرتا شلوار پر گولڈن واسکوٹ پہنے ہاتھ پر بیش قیمت گھڑی جس کے ڈائل پر خوبصورتی سے اللہ لکھا ہوا تھا باندھے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے سیاہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی خفگی سمیٹے وہ جلے پاؤں کی بلی کی طرح سیرھویوں کے نیچے منڈلا رہا تھا۔ بس نہیں چل رہا تھا ہاتھ سے پکڑ کر کمرے سے نکال دے لیکن ہائے۔۔۔۔۔ موسیٰ کا دس کی عمر والا غم، اندر کہیں یہ ڈرتھا کہ کہیں وہ موسیٰ کو بچپن کی طرح بیوقوف بنا دے گی۔ لیکن پھر موسیٰ نے ہمت کی۔

"موسیٰ وہ تیری بیوی ہے وہ تجھ سے پہلے کی طرح بد تمیزی نہیں کر سکتی چل
شباباش اوپر جا۔" کوئی دو سو دفع وہ خود کو اس ایک جملے سے تسلی دے چکا تھا۔

خیر بڑی ہمت جمع کر کے وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تھا۔ ابھی اسنے دروازہ دھکیلا ہی تھا کہ کان کے پردے پھاڑ دینے والی آواز نے اسکا استقبال کیا تھا۔

اور جو منظر سامنے نظر آ رہا تھا اس نے موسیٰ بدر کے بڑی مشکلوں سے اکھٹے کئے گئے حوصلوں کو ایک جھٹکے میں زمین بوس کیا تھا۔ عروسی جوڑا بدل کر موسیٰ کے بلیک ٹراؤزر اور شرٹ پہنے وہ ٹی وی کا والیم فل کر کے اس پر چائیز ایکشن مووی لگائے کرائے کے خطرناک سٹیپس کرتی ایک کے بعد ایک موسیٰ کے کمرے کی ہر چیز کو نشانہ بنا رہی تھی۔

موسیٰ بدر کا دل اپنی اس کچھ گھنٹوں کی بیوی کو دیکھ کر ہولا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

وہ سرعت سے اسے روکنے کے لئے آگے بڑھا تھا اور اسی وقت امیال محسن کا پاؤں گھوما تھا اور موسیٰ بدر کا جبراً شہید ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔

"آہ--- یا میرے اللہ -- یہ کیا کر دیا پاگل لڑکی کچھ عقل بھی ہے تم میں یا نہیں --- آہ میرے دانت ---" وہ بری طرح چیخا تھا وہ ذرا سمجھلا تو نظر سامنے کھڑی اپنی بیوی پر پڑی جو خطرناک تیوروں سے اسے گھور رہی تھی ----

اور موسیٰ بدر کو لمحہ سے پہلے اپنی خطا کا احساس ہوا تھا۔

"آہ--- میرا مطلب تھا--- امیال بہت درد ہو رہا ہے پلیز ذرا اسڈی کے فریج سے آئس پیک لے آؤ۔" منٹوں میں لہجہ شہد سے زیادہ شیریں بنایا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

اور امیال محسن اسے "گڈ فار یو" والی نظروں سے گھورتی اسڈی کی طرف بڑھ گئی تھی۔

آہ موسیٰ برا پھنسا تھا۔۔ موسیٰ بدر کو قسمت کی ستم ظریفی پر رونا آیا تھا۔۔۔ تاریخ گواہ تھی موسیٰ کی زندگی میں ہر برے حادثے کے رونا ہونے کے پیچھے دادی کا قانون جتنا ہاتھ ہی پایا جاتا تھا۔۔۔ جسے بس موسیٰ کی گردن کی تلاش رہتی تھی۔

منہ پر ہوتی ٹھنڈک اور سوچے ہوئے جبرے کو ملتا سکون اسے سوچوں کے بہنور سے باہر لایا تھا۔ نظر سامنے امیال

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پر پڑی تھی۔

گولڈن کلر کی ڈبل لیئر فراک میں مہرون دوپٹہ بڑی سی گولڈ کی نتھ دونوں ہاتھوں میں ڈھیروں چوڑیاں بھرے کچھ دیر پہلے وہ دلہن لگ رہی تھی اور اب

موسیٰ نے گہرا سانس لیا اب اس دلہناپے کا نام و نشان تک کہیں نہیں تھا۔

لیکن موسیٰ بدر کو وہ کالی رات کی طرح ہی حسین لگی تھی اپنی سیاہ آنکھیں موسیٰ کی سیاہ آنکھوں میں گاڑے ستوان ناک پھلائے عادتاً نچلے لب کو دانتوں سے دبائے چہرے پر بے نیازی سجائے قاتلانہ حسن کے ساتھ وہ اس کے منہ پر آئس پیک لگائے کھڑی تھی ---

ممکن تھا کہ وہ اپنی بیوی کے حسن کے آگے کلین بولڈ ہو جاتا۔ جب وہ بول پڑی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بس یہی یہ جو ٹھہریوں والی عادت ہے نا آپکی اسی سے چڑ ہے مجھے۔۔ کتنا منع کیا تھا دادی کو لیکن نہیں میری قسمت ہی پھوٹی تھی۔" لیکن ناجی اس کی بیوی کے پاس ایک عدد زبان بھی تو تھی۔

امیال ٹھہرکی۔۔ آئی مین سیریسلی۔ "موسیٰ بدراس لقب پر بری طرح تڑپا تھا۔

"واٹ ایور۔" بے نیازی سے کہہ کر اسنے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔ اسکا آئس پیک والا ہاتھ ہٹاتا وہ خفا تاثرات کے ساتھ ڈریسر کی طرف بڑھ گیا تھا، دو منٹ بعد ہی بلیک فل سلیوز شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس باہر آیا تھا۔ تاثرات ابھی بھی خفا خفا ہی تھے۔

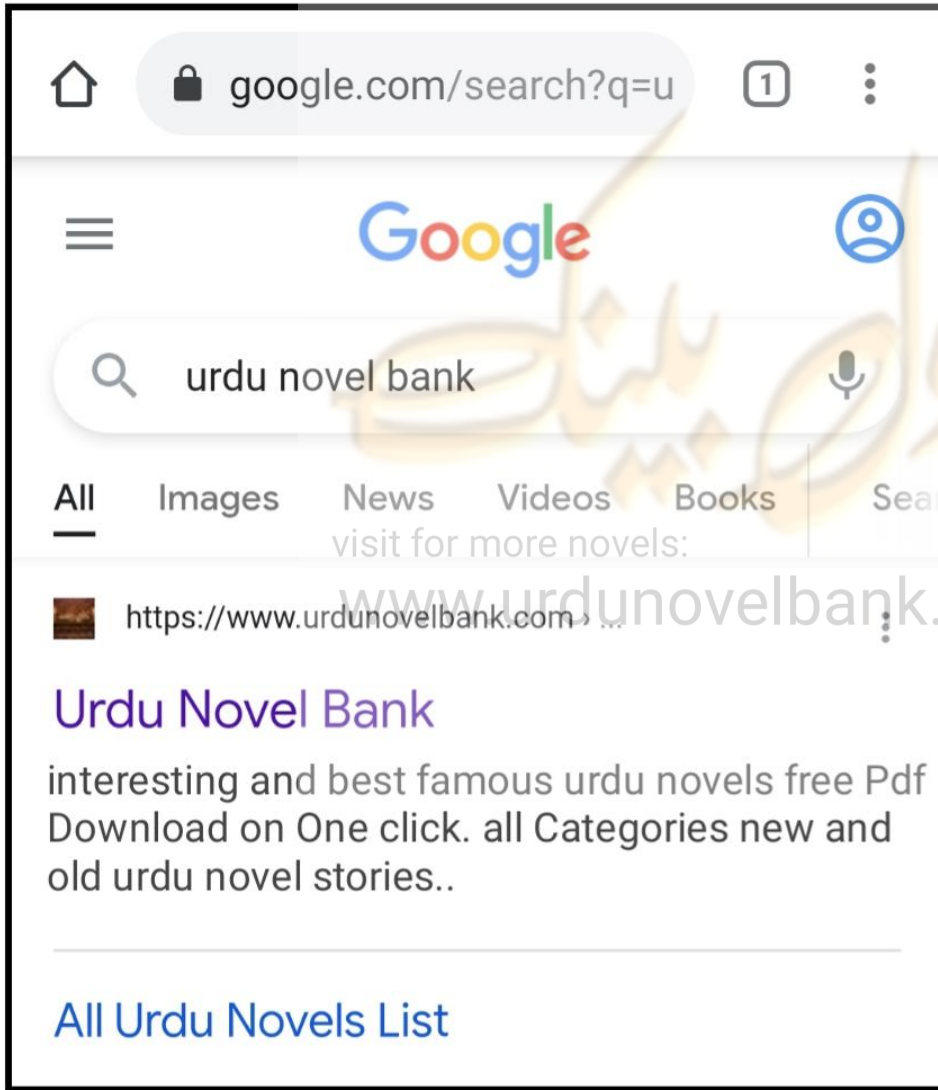
امیال کندھے اچکا کر ڈریسنگ کی جانب بڑھنے لگی جب دہپ کی آواز پر گھبرا کر پلٹی تھی۔

خفا خفا سا موسیٰ بدر سر تک بلینکٹ تانے بیڈ پر پڑا تھا اور یہ دہپ کی آواز اسکے بیڈ پر گرنے سے آئی تھی۔ امیال مسکراہٹ دبائے رخ پھیر گئی تھی۔

.....

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

ہر طرف چھائے سنناٹے میں اس وقت اس کے قدموں کی آواز تھی جو خاموش
تسلسل میں رکاوٹ ڈال رہی تھی۔

اس نے جھنجھلاتے ہوئے کوئی پچاسویں دفع احد کا نمبر ڈائل کیا تھا۔ پر وہ جانے
کون سے کاموں میں مصروف تھا کہ ایک گھنٹے سے انتظار کرتی نئی نوپلی اپنی
منکوحہ تک کا خیال نہیں رہا تھا۔

آخر میں وہ تنگ آکر اپنی جگہ سے اٹھی کمرے کے دروازے سے چوروں کے سے
انداز میں جھانک کر تسلیٰ کی کہیں کوئی باہر تو نہیں اس نے اپنا رخ احد کے
کمرے کی طرف کیا آس پاس کے کمروں کے افراد دیر ہوئی سوچکے تھے صرف وہ
ہی تھی جسے کم از کم آج کی رات احد سے ملے بنا نیند نہیں آتی تھی۔

احد کے کمرے کا لاک گھومایا تو وہ بنا کسی رکاوٹ کے گھوم گیا۔

اپنی کامیابی پر وہیں کھڑے کھڑے بہنگڑا ڈالا اور دبے پاؤں اس کے کمرے میں داخل ہو کر متلاشی نگاہیں کمرے میں دوڑائیں پہلے تو وہ کہیں نظر نہ آیا۔ پھر بھی ہمت نہیں ہاری آگے بڑھی اور آگے بڑھی اور یہ دھڑام کی آواز کے ساتھ میرال بدر زمین پر اوندھے پڑے احد محسن کے پیروں سے ٹکرا کر احد پر گری تھی اور احد جو خواب میں میرال کو خود سے یعنی کہ احد محسن سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا دیکھ رہا تھا بری طرح چیخا تھا۔

visit for more novels:

www.urduonovclbank.com

"آ-آ-آ امی بھوت امی بھوت۔" وہ دو دماغ سے پیدل لوگ ایک ہی جیسے لفظ استعمال کر کے یوں چیخ رہے تھے جیسے لڑکپن کا پہلا خواب پورا ہوا ہو اور مارے تعجب کے یقین نہ آ رہا ہو۔

سب سے پہلے ہوش احد کو ہی آیا تھا اور وہ دیدے پھاڑے میرال کو کانوں پر ہاتھ رکھے چیختا دیکھنے لگا جب ایکدم ہوش آنے پر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا تھا۔

بڑی بڑی ہرنی جیسی آنکھوں میں خوف سموئے وہ احد کو دیکھ کر معاملہ ہضم کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کسی نے احد کے کمرے کا دروازہ دھڑ دھڑا یا تھا۔ وہ دونوں جہاں تھے وہی چپک کر رہ گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■ ■

الله

یعنی پوری دنیا میں موسیٰ بدر کے لئے امیال محسن ہی رہ گئی تھی کیسی گزرے گی اس کے ساتھ ساری زندگی - سمجھے دادی کو --- امیال نے تو اب ساری زندگی اسکے ڈر کا فائدہ اٹھانا ہے ---- ارے ہاں بھئی ڈر موسیٰ بدر کو کڑاٹوں سے ڈر لگتا

تھا اور یہ ڈر بھی امیال کا ہی تحفہ تھا۔۔۔۔۔ وقتاً فوقتاً موسیٰ کے اس ڈر کا امیال
بخوبی فائدہ بھی اٹھاتی تھی۔

بچپن سے اب تک وہ اتنی بار امیال کی زیادتیوں کا شکار ہوا تھا کہ اس کے بیوی بن جانے پر دل خون کے آنسو رو رہا تھا اور دل تو جو رو رہا تھا وہ الگ پر اپنے ارمانوں کے خون پر موسیٰ کا دل باقاعدہ فرش پر بیٹھ کر پاؤں مار مار کر رونے کو کیا تھا لیکن اگر امیال محسن موسیٰ کے دل کی آہ و بقا سن لیتی تو موسیٰ کو اپنا ہارٹ ٹرانسپلانٹ کروانا پڑتا کیونکہ اس دل کو تو وہ کہیں کانہ چھوڑتی امیال کی رول بک کا پہلا رول تھا جس جگہ امیال نہیں رہ سکتی اس جگہ کو ہی نہیں رہنا چاہئے اپنے خیال پر خود ہی جھرجھری لی ۔

"موسیٰ" ابھی وہ کچھ دیر تک اس حادثے پر غم منانا جاری رکھتا جب امیال کی مدبر آواز کانوں میں پڑی -

پورا دودھیال جانتا تھا جب بھی امیال کا لہجہ شہد سے زیادہ شیریں ہوتا تھا کام وہ کر لے جتنا کرؤا بتاتی تھی ۔

"آل تو جلال تو آمی بلا کو ٹال تو "کا ورد کرتے اسنے چہرہ پر سے ذرا سا بلیںکٹ
ہٹایا یوں کے اس کا آدھا چہرہ اب امیال کی نظروں کے سامنے تھا ، سوالیہ تاثرات
لئے اس کی جانب دیکھا ۔

visit for more novels:

www.irdunoyelbank.com

"ایکچیولی موسیٰ آپ پلیز لیفٹ سائیڈ پر چلے جائیں" پلکیں اٹھاتی گراتی پھر اٹھا کر پھر گراتی وہ اتنی معصوم لگی تھی کہ موسیٰ کا دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکا تھا۔

لیکن اس کا مطالبہ جبکہ وہ جانتی بھی تھی کہ موسیٰ کو رائیٹ سائیڈ پر سونے کی عادت تھی، ابھی موسیٰ بدر نے منع کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ ایک بار پھر بول پڑی -

"وہ اصل میں --- میں نا اگر لیفٹ سائیڈ پر سو جاؤں تو مجھے برے خواب آتے ہیں اور میں نیند میں کراٹے کرنے لگتی ہوں، ڈر کی وجہ سے ہاتھ پاؤں چلانے لگتی ہوں اور جو بندہ رلیٹ سائیڈ پر سویا ہوتا ہے نہ وہ میری لاتوں کی وجہ سے نیچے گر جاتا ہے" معصومیت سے انگلیاں مروڑتی، آنکھیں پٹیٹا کر کہتی وہ موسیٰ بدر کو زہر لگی تھی۔

تصور میں خود کو بیڈ سے نیچے گرا دیکھ کر پھولے ہوئے منہ کو مزید پھلاتے وو
دہپ دہپ کرتا لیفٹ سائیڈ پر سرک گیا تھا ساتھ ہی دو منٹ پہلے دو سو کی
سپیڈ سے دھڑکتے دل پر دو لاکھ دفع لعنت بھیجنا نہیں بھولا تھا۔

لیٹنے کے بعد وہ آرام سے موسیٰ کے بلینکٹ کو اوڑھے اسی کی طرف رخ کر گئی تھی۔

کوئی اور لڑکی ہوتی تو موسیٰ بدر کی اس قدر قربت پر ایک بار ضرور گہرائی پر وہ امیال
موحسن تھی جس کے بارے میں دادی اکثر بڑے فخر سے کہتی تھیں کہ امیال تو
بلکل فضیلت کی جوانی ہے اور یہ جملہ سن کر اس کو ہمیشہ دادا جی پر رحم آتا تھا
اب اسے بیچارے کو کیا پتا تھا کہ فیوچر میں اسکے پوتا پوتی بھی اس پر یونہی رحم
کھانے والے ہیں۔

لفظ "پوتا پوتی" پر میٹھی میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی۔ پھر خیال آیا کہ تب تک اپنا کیا حال ہوگا نظر ایک بار پھر امیال پر پڑی جس نے بڑی جاندار مسکراہٹ موسیٰ

کی جانب اچھالی تھی۔ اس کو اپنے اس قدر قریب مسکراتے دیکھ کر وہ نہ سہی پر
موسیٰ ضرور گرٹڑا گیا تھا۔

"استغفر اللہ" اپنی گرٹڑاہٹ پر چار حروف بھیجتا وہ رخ پھیر گیا تھا۔

تیچھے امیال نے اپنے مصوم شوہر کی گرٹڑاہٹ پر بے ساختہ اڈتے قہقہہ کو منہ پر
تکیہ رکھ کر دبایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ابھی سکون سے اپنی اپنی سوچوں میں گم لیٹے کچھ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ
ایک دم کسی کے چیخنے کی آواز آئی تھی وہ دونوں ایک ساتھ ہڑبڑا کر اٹھے اور ایک
دوسرے پر نگاہ ڈالتے باہر بھاگے تھے۔

.....

"کچھ کرو احد دادی کو پتا لگ گیا نا میں یہاں ہوں تو تم نکاح کے چند گھنٹے بعد ہی بیوہ ہو جاؤ گے" وہ احد کا بازو مستقل ہلا رہی تھی احد جو کوئی بہانا سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لفظ بیوہ پر صدمے بھری نگاہ سے میرال کو گھورنے لگا تھا۔

باہر وہ لوگ دروازہ بجا رہے تھے اور اندر میرال نے احد کے دماغ کی بجا دی تھی۔

"احد تم ٹھیک تو ہو؟ تمہارے کمرے سے چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں کچھ ہوا تو نہیں نا؟؟" موسیٰ کی پریشان سی آواز سنائی دی تو احد نے منہ بنایا دونوں بھائی بہن پاگل کر دیتے تھے۔

بتا دوں موسیٰ کو اسکی بہن رات کے دیڑھ بجے میرے کمرے میں مجھے فرشی
سلام پیش کرنے آئی تھی "میرال کے ایک بار پھر بازو ہلانے پر وہ جل کر بولا

- اور میرال بدر نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرہ پر سجالی --- ہاں ہاں وہ تو جیسے اپنی بیوی کو جانتا ہی نہیں تھا نا۔

"احد پتر تو ٹھیک تے ہے نا؟؟" دادی کا فکر مند سا لہجہ سنائی دیا اور ساتھ ہی احد کو بہانا سوچھ گیا تھا۔

"جی دادی میں ٹھیک ہوں اصل میں میں نے برا خواب دیکھ لیا تھا اور خواب میں چڑیل دیکھ لی تھی" چڑیل بولتے وقت میرال کی طرف اشارہ کیا جس نے رخ پھیر کر ناراضگی کا اعلان کیا تھا۔

"اور پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں نے کمرے میں چھپکلی دیکھ لی اس لئے میں زیادہ گھبرا گیا تھا " مزے سے بولتا وہ میرال کو آگ لگا گیا تھا ۔

اور پھر جب میرال کا دماغ گھومتا تھا نا تو وہ احد کے بقول ڈائن بن جاتی تھی اور ابھی بھی اس نے اسی چیز کا ثبوت دیتے احد کو نشانہ بنایا تھا۔

"اے آہ کیا کر رہی ہو بیوقوف لڑکی" وہ بلبلیا کیونکہ میرال دی گریٹ نے اس کے ہاتھ پر دانت گاڑ دئے تھے۔

"اب کیا ہو گیا احد؟؟" موسیٰ اور امیال جو جانے لگے تھے اسکی کراہ سن کر رک گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کچھ نہیں ہوا امیال بس یہاں نا عجیب سے مچھر آگئے ہیں" ایک بار پھر میرال کی ہٹائی تھی اور اب کی بار اس سے پہلے میرال اسکو کوئی سزا دیتی اسنے میرال کے بالوں کو ہاتھ میں پکڑ لیا تھا ذرا جو میرال آگے بڑھتی وہ ہلکے سے بال کھینچ کر اسکو ڈراتا اور میرال بدر واقعہ ڈراتی اور یوں میرال کو ڈراتے ڈراتے اپنی زندگی

کی سب سے بڑی غلطی کر بیٹھا تھا جس پر اپنی جان بچانے کے لئے احد کو یہ
زمین چھوٹی لگنی لگی تھی

وہ معصوم غلطی سے بالکل غلطی سے میرال کے بالوں کو واقع تیز سے کھینچ بیٹھا تھا۔

اب اللہ ہی حافظ تھا احد محسن کا تو ۔۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

.....

الارم کی آواز پر موسیٰ نے کروٹ بدل کر مندی مندی آنکھیں کھول کر نظر ٹائم
پیس پر ڈالی جہاں گھڑی تین کا ہندسہ عبور کر گئی تھی آنکھیں مسلتا وہ اٹھ بیٹھا،

نظر برابر میں سوئی امیال پر پڑی جو الارم کی آواز پر کسمپاتی دنیا و مافیا سے بے
خبر ٹیڈی پکڑ کر سوتی بالکل کوئی معصوم بچی لگی تھی ۔

اسکی پیشانی پر گرتی بالوں کی لٹ دیکھ کر دل میں استحقاق جاگا تھا، کہیں اندر سے آواز آئی تھی کہ وہ تیری بیوی ہے موسیٰ اور موسیٰ بدر نے دل کی بات مانتے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرہ پر آئی لٹ پیچھے کی تھی۔

اپنے چہرہ پر موسیٰ کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے وہ پچھلے سے ایک بار کسمپاسی
تھی۔

"امیال اٹھ جاؤ سحری کا وقت ہو گیا ہے۔ جھک کر اس کے بالوں میں ہاتھ چلا کر اسے اٹھاتے ایک منٹ کو موسیٰ واقعی بھول گیا تھا کہ امیال بچپن سے کتنی زیادتیاں اس کے ساتھ کرتی آئی تھی۔

لیکن امیال کو بھولی چیزیں یاد کروانے میں عبور حاصل تھا جس وقت موسیٰ نے جھک کر امیال کا کنڈھا ہلایا ٹھیک اسی وقت امیال کا ہاتھ گھوما اور یہ موسیٰ بدر کے چہرہ پر تڑاخ کی آواز کے ساتھ تھپڑ لگ گیا تھا۔

تھپڑ کی آواز پر جہاں امیال کی نیند ہوا ہوئی تھی وہیں اپنے گال پر ہاتھ رکھے
موسیٰ نے بے یقینی سے امیال کو دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

”موسیٰ۔۔ آئی۔ یم۔ سو۔ سوری۔۔۔۔ موسیٰ ٹرسٹ می نیند میں ہو گیا۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔“
 ”چہرہ پر ڈھیروں شرمندگی سجائے اس نے موسیٰ سے کہا تھا۔“

"اُس اوکے ویسے بھی ہمیشہ اوکے ہی ہوتا ہے" چہرہ پر ابھرتا شکوہ چھپاتے وہ بہت بڑی بات کر گیا تھا۔

ڈریسر کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر امیال نے اپنی نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔ کمرہ خالی پڑا تھا وہ خفا ہو چکا تھا امیال جان گئی تھی۔

بس یہی غلط فہمیاں تھیں جنہوں نے موسیٰ اور اس کے درمیان دیوار کھڑی کر دی تھی لیکن کوئی بات نہیں اس بار وہ موسیٰ کو خفا ہو کر کہیں دور نہیں جانے دے گی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"موسیٰ بدر اگر تمہیں اپنی محبت کا احساس نہ دلایا تو میرا نام بھی امیال موسیٰ بدر نہیں" ایک عزم سے بولتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی شوہر کا بگڑا موڈ بھی تو درست کرنا تھا نا۔

.....

وہ سب سحری کے لئے ڈیننگ ہال میں آچکے تھے اب بس دادی کا انتظار ہو رہا تھا، میرال اور احد بچوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے رکھی چیزیں اٹھا اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے دیکھنے والوں کو ٹام اینڈ جیری کی سی فیلنگ دے رہے تھے۔

امیال اور موسیٰ خلاف توقع خاموش بیٹھے تھے جب فضیلت بیگم اپنی سفید ساڑھی کا پلو سنبھالتی نظر کے چشمے کو نفاست سے آنکھوں پر سجائے (پرنسپل والا لک دیتی) سیڑھیاں اترتی دکھائی دیں تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سب فوراً اپنی اپنی جگہوں پر سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔ دادی کے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی سب نے ایک ہی کورس میں اسکول کی اسمبلی پڑھنے والے انداز میں سلام کیا تھا اور اس کے بعد خاموشی سے سحری شروع کر دی تھی۔ جب دادی کی نظر اپنے لاڈلے پر پڑی تھی جو جانے کن سوچوں میں گم تھے۔

"سارنگے ارے او سارنگے پتر تو کچھ کھا کیوں نہیں رہا" فکر مندی سے سارنگ بدر کو ہمیشہ کی طرح سارنگے کہتی دادی نے موسیٰ کے جذبات کو پھر سے چھیڑا تھا۔

"دادی پلیز آپ صرف بدر بھی تو کہہ سکتی ہیں نا" وہ تڑپ کر بولا تھا۔

"چل اوئے کھوتے بیٹا میرا، نام مینے رکھا، تجھے کیوں ہر واری آگ لگ جاتی ہے
"اور دادی نے تو ہمیشہ کی طرح موسیٰ کو کھوتا بولا تھا پر موسیٰ شادی کے بعد پہلی
بار بیوی کے سامنے عزت افزائی ہونے پر کھولا تھا۔

"دادی پلیز ----" ابھی وہ بیچارہ کچھ کہہ بھی نہیں پایا تھا جب دادی نے ایک بار پھر اسکی بولتی بند کروادی تھی۔

"سارنگے میں بتا رہی ہوں تجھے اس کا نام تو رکھ لیا تو نے پر اس کھوتے کے بچے کا نام "فضیلت" ہی رکھے گی تو دیکھنا کتنا سوہنا ہوگا میرا پڑ پوتا اور سب سے بڑھ کر ڈیسیپلن والا اسکے باپ میں تو ذرا کوئی ڈیسیپلن نہیں ہے" اور اسی کے ساتھ دادی کا روز نامچہ ڈیسیپلن شروع ہو چکا تھا۔

امیال اور موسیٰ بچے کے ذکر پر جز جز ہو گئے تھے۔ کن انکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے نگاہیں چرائی تھیں صد شکر تھا کہ دادی نے خود ہی مدعہ بدل دیا تھا۔

visit for more novels:

دادی کی کہانی بھی بڑی لمبی تھی اور بہت ہی زیادہ حیرت انگیز بھی۔

موسیٰ کو دادا جی پر ہمیشہ بہت رحم آتا تھا کہاں بیچارے دنیا میں نام بنانے نکلے
تھے اور کہاں مرتے دم تک ڈسپلن ہی بناتے رہ گئے۔

دادی اور دادا کی ملاقات ایک اسکول میں ہوئی تھی ارے نہیں بھی وہ کلاس
فیلوز نہیں تھے وہ اصل میں دادا جی فرکس کے ٹیچر ---- ارے نہیں بھی وہ
فرکس کے ٹیچر بھی نہیں تھے --- وہ وہاں فرکس کے ٹیچر حیدر بخت کے بھانجے
اور مارشل آرٹ ٹرینر تھے ایک دنیا تھی جو کوثر حبیب سے ڈرتی تھی اور اُسی دنیا
نے کوثر حبیب کو فضیلت جہاں کی ڈسپلن کی چھڑی سے پیٹتے دیکھا تھا۔

دادی اس اسکول میں ڈ سیپلن انچارج تھیں بچوں کو ڈ سیپلن سکھاتے سکھاتے
دادی خود بھی ڈ سیپلن کا جوالا مکھی بن گئیں تھیں۔ لیکن خیر اب دادی کے
ساتھ بھی تو دھوکہ ہی ہوا تھا نا سوچوں میں گم موسیٰ نے تصحیح کی تھی دادا جی کی
ڈ سیپلن فولو کرنے والی عادت پر فدا ہونے والی فضیلت جہاں کو گھونگھٹ اٹھ
جانے کے بعد پتا چلا تھا کہ دادا جی کو ڈ سیپلن سے کوئی خاص قسم کی چڑ تھی پر
وہ کہتے ہیں نا اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیا چگ گئی کھیت پھر ساری زندگی
دادی نے دادا جی کو ڈنڈوں سے ڈ سیپلن سکھایا تھا۔

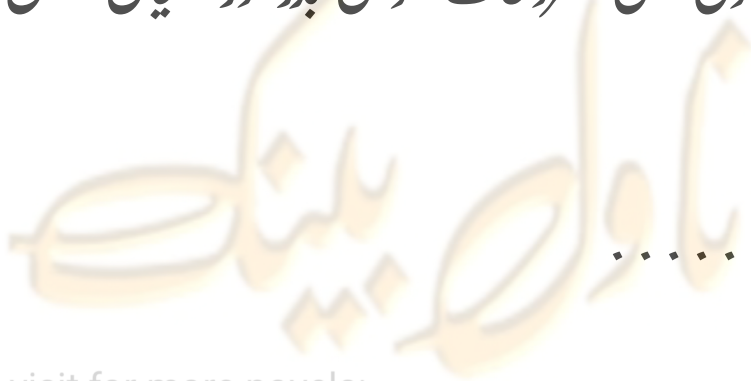
دادی کی زندگی کا دوسرا بلنڈر موسیٰ بدر کی پیدائش تھی۔

سوچوں کے تسلسل میں بھی موسیٰ بدر منہ بنانا نہیں بھولا تھا۔

ہوا دراصل یہ تھا کہ کوثر حبیب اور فضیلت جہاں کے بڑے بیٹے سارنگ بدر پڑھائی کے سلسلے میں فرانس میں مقیم تھے اور چھوٹے بیٹے محسن انکے ساتھ اسلام آباد میں رہتے تھے۔ فضیلت جہاں کا ڈسپلین والا بھوت سارنگ بدر کے اندر آیا تھا اور اس لئے سارنگ بدر فضیلت کے پسندیدہ لوگوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر آتے تھے۔ لیکن اپنی زندگی میں انھوں نے صرف ایک خطا کی تھی اور وہ خطا موسیٰ بدر کو دنیا میں لانے کا سبب بنی تھی۔ پڑھائی ختم کر کے جب سارنگ پاکستان واپس آئے تو سرپرائز کے طور پر موسیٰ بدر کو ساتھ لائے تھے اور اس دن سے بدر کا فضیلت جہاں کے گھر بائیکاٹ تھا لیکن پھر بدر کی بیوی (بقول دادی

کے (فرنگن نے دھوکہ دے دیا تھا اور بدر دس سالہ موسیٰ اور تین سالہ میرال کے ساتھ واپس فضیلت کے چڑیا گھر آگئے تھے جہاں اب محسن کے جڑوان بچوں امیال اور احد کا اضافہ ہو چکا تھا۔

اور بس یہیں سے ہوئی تھی شروعات موسیٰ بدر اور امیال محسن کی کہانی کی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

الارم کی پہلی بیل پر ہی گھوڑے گدھے بیچ کر سونے والی امیال محسن حادثاتی طور پر اٹھ بیٹھی تھی اٹھتے ساتھ ہی نظر برابر میں سوتے موسیٰ پر پڑی پہلی فرصت میں ہاتھ بڑھا کر اسکا الارم آف کیا تھا اور کروٹ لے کر فرصت بھری نگاہ سے اسکو دیکھا تھا۔

"آئے بڑے ویسے تو بہت ایتھکس والے بنتے ہیں اور یہاں نئی نویلی دلسن کو گھر چھوڑ کر آفس جاتے نہیں ہوتے انکے جذبات مجروح --- ہنہ "موسیٰ کو دل ہی دل میں لتاڑتی وہ مزے سے اسکے بازو پر سر رکھ کر لیٹی تھی ۔

ساری تلخیاں ایک طرف پر ایک حقیقت یہ بھی تھی کہ امیال محسن کو عشق تھا موسیٰ بدر سے اب سے نہیں تب سے جب سے وہ اس لفظ کے معنی بھی نہیں سمجھتی تھی ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

امیال محسن کے لئے الفت ، محبت ، عشق ، مان ، بھروسہ ، وفا ، زندگی ہر ایک لفظ کا مطلب موسیٰ بدر تھا ۔ تو کیا ہوا جو وہ بد گمان تھا پر موسیٰ کی سب سے اچھی عادت تھی وہ معاف کر دیا کرتا تھا ، ناراضگی کے جذبے سے واقف نہیں تھا وہ ، موسیٰ بدر تو سراپا محبت تھا اور امیال محسن کو بس اسکی محبت کا ذائقہ چکھنا تھا ۔

سکون سے موسیٰ کے بازو پر سر رکھے اس نے آنکھیں موندیں تھیں۔

" بہت سارے خوابوں میں سے ایک خواب تھا یہ

آنکھ کھلے تو ہاتھ اس کے مقام دل پر ہو۔ "

.....

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

موسیٰ کی آنکھ اپنے ہاتھ پر کچھ وزنی محسوس کر کے کھلی تھی۔ مندی مندی
آنکھوں کو کھولے بمشکل نظریں بازو تک گھومائی تھیں۔

جب نظر اپنے ہاتھ پر سر رکھے سوئے امیال پر پڑی تو حیرانی سے متاثر کن تاثرات
کے ساتھ اسے دیکھا تھا جو مزے سے موسیٰ کے بازو پر سر رکھے ایک ہاتھ رخسار

کے نیچے دبائے ، دوسرا ہاتھ موسیٰ کے دل کے مقام پر رکھے خواب خرگوش کے
مزے لے رہی تھی۔

موسیٰ نے سراہنے والے انداز میں بھویش اچکائی تھیں۔

ایسے دھونس سے سوئی ہوئی تھی مانو اسکا بازو جہیز میں لائی تھی۔ جہیز سے اسکو
 یحییٰ یاد آیا تھا جس کا حال نوال کا "جہیز والا ریڈیو سٹیشن" سن سن کر بے حال
 ہو چکا تھا۔ دل ہی دل میں سودِ جہیز نہ لینے پر خود کو شاباشی دی تھی۔

www.urduovelbank.com

(-) ویسے بھی جہیز کو اسلام میں لعنت قرار دیا گیا ہے اور جس زندگی کا آغاز ہی لعنت سے ہو وہ بھلا کبھی خوش گوار کیسے ہو سکتی ہے (-)

موسیٰ نے وال کلاک پر ایک نظر ڈال کر احتیاط سے امیال کو اپنے بازو سے نیچے تکے پر منتقل کرنے کی کوشش کی تھی پر وہ اس کی کوشش کو ناکام بناتی مزے سے دوبارہ سر اس کے بازو پر رکھ گئی تھی ۔

منہ بناتے ہوئے ایک بار پھر کوشش کی تھی اس بار امیال نے موسیٰ کا واحد فارغ ہاتھ پکڑ کر اپنے گال پر رکھ دیا تھا۔ اب موسیٰ دونوں جانب سے قید ہوا تھا تھک کر اسنے ہار مانی اور اسکی پیشانی سے سر ٹکا کر سونے لیٹ گیا تھا۔۔۔ ویسے بھی آفس کی ٹائمنگ نکل چکی تھی اور اب تو سارے گھر والے جاگ چکے ہونگے، ایسے میں اس کو آفس جانے کون دیتا تو اس نے کرنا ہی کیا تھا جاگ کر۔

[illegible]

"احد پلیر یار اتنی لمبی ناراضگی کون رکھتا ہے یار میں کب سے منارہی ہوں تمہیں پلیر احد مان جاؤ نا۔۔۔۔۔ پیارے احد، اچھے احد پلیر۔۔۔۔۔" وہ مستقل کب سے احد کو منارہی تھی لیکن احد تو جیسے ٹھان کر لیٹا تھا کہ بات نہیں سنے گا بالکل بھی۔

"احد" لہجہ کو میٹھا کیا تھا۔ پر نو رسپونڈ۔

"پیارے احد" ابکی بار اور حلاوت سے کہا گیا تھا۔ احد نے مسکراہٹ چھپائی۔ پر رسپونس اب بھی زیرو۔

"کل ہمارا نکاح ہوا احد کیا ہم ایک فریش سٹارٹ نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔" وہ اسکے مستقل اگنور کرنے پر روہانسی ہوئی تھی۔

پھاڑ کر اپنے نکاح کے بارے میں "۔ میرال نے اپنا کارنامہ گنوانا ضروری سمجھا تھا
۔ احد کو خاموش دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے بولی تھی ۔

"احد اب تم کیا بدلہ لو گے مجھ سے" لہجہ اتنا میٹھا تھا مانو شہد میں ڈبو کر نکالا ہو۔
- اسکی بات پر احد نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ہیلو میرال بدر آئی ایم احد موحسن"۔ وہ مسکرا کر بولا تو میرال نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

"مجھے کیوں بتا رہے ہو جیسے میں تو جانتی ہی نہیں" وہ حیران سی ہو کر بولی۔

"اسلئے بتا رہا ہوں کیوں کہ تم شاید مجھے سالار سکندر سمجھ بیٹھی ہو کہ امامہ بولے گی" اب میں سوری کیا کروں تم سے اور وہ فٹ سے بولتا ہے نہیں "تو مس میرال

بد ریمبر ون تمھنگ --- بدلہ تو میں لونگا --- ہنہ امی بڑی "مزے سے بولتا وہ
اسے آگ لگا گیا تھا منہ کھول کر اسکی بات سنتی میراں تن فن کرتی احد پر لعنت
بھج کر وہاں سے نکلی تھی ۔

اسکے باہر جاتے ہی احد نے کب سے روکی ہوئی ہنسی کو آزاد کیا تھا۔

میرال کو ستانے کا بھی الگ ہی سرور تھا۔ جس سے احد اکثر مستفید ہوتا رہتا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

دوسری دفع اسکی آنکھ کھلی تو گھڑی گیارہ کا ہندسہ پار کر چکی تھی۔ ابکی بار بازو میں درد محسوس ہوا تھا امیال محترمہ اب بھی سوئی پڑی تھیں۔

"امیال اٹھ جاؤ یا رگیاہ بج گئے ہیں"۔ وہ اس کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا پر امیال اپنے نام کی ایک ہی پیس تھی دنیا میں وہ مزے سے موسیٰ کو کھینچ کر لٹاتی تھپکنے لگ گئی تھی۔ جتنی بار وہ اسے تھپکتی اتنی بار اس کا ہاتھ موسیٰ کے گال کے بجائے اسکی آنکھ پر پڑتا اور وہ جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے والا ہوتا تھا ایک دم ٹھہر جاتا تھا۔ آخر اسنے تنگ آکر امیال کا ہاتھ پکڑ کر دبایا تھا اور بد قسمتی سے ذرا زور سے دبایا تھا اب جو امیال چیخ مار کر اٹھ بیٹھی تھی اور منہ کھولے اس دہشتگرد کی تلاش میں تھی جس نے اسکے ننھے معصوم سے ہاتھ کو دبایا تھا۔ اسکے تیور دیکھ کر موسیٰ نے وہاں سے بھاگ جانے کی کوشش کی تھی لیکن موسیٰ کے لک کے دغا کے بارے میں پورا زمانہ جانتا تھا کہ آج تک جتنی بار امیال سے بچاؤ کا وقت آیا ہے شکست ہمیشہ موسیٰ کا ہی مقدر بنی ہے۔

اور سب معمول موسیٰ کی گردن امیال کے ہاتھ میں آچکی تھی۔

"آپ مجھے کل کے تھپڑ کا بدلہ لے رہے تھے نا" مشکوک انداز میں پوچھتی وہ پکی
تہانیدارنی لگ رہی تھی۔

"استغفر اللہ تمہیں ہمیشہ ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہارا دشمن ہوں" وہ ہاتھ پر ہاتھ جمائے ایسا بیٹھتا تھا جیسے بہت لمبی تفصیلی بات ہوگی اس کے انداز پر امیال گڑبڑائی دل تو کیا بولدے میرے ناسی پر میری محبت کے دشمن تو ہیں نا پر بولی وہ بالکل الٹ ہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیوں کہ بچپن سے آپ دشمن ہی بنے وے ہیں ایک بار کیا مینے مذاق کر لیا
موسیٰ آپ کو تو وہ ایک غم ہی نہیں بھولتا ----" دہپ سے موسیٰ کی دکھتی رگ
پر ہاتھ رکھا تھا ۔

"ایک منٹ ایک منٹ تصحیح کر لیجیے وہ مذاق نہیں تھا میرا بلڈ پریشر شوٹ ہو سکتا تھا" موسیٰ تو بھی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپا تھا۔

"ارے جایتے دس سال کے بچے کا کون سا بلڈ پریشر ہوتا ہے ہاں " وہ دونوں آستینیں چڑھائے میدان میں کودے تھے ۔

"اچھا بلڈ پریشر نہیں ہوتا لیکن زبان ضرور ہوتی ہے جو الحمد للہ میری بیوی کے پاس تو بہت لمبی ہے اور آج سے نہیں بچپن سے ہے" آج تو موسیٰ نے طہ کر لیا تھا یہ ایک طعنہ نہیں سنے گا وہ۔ دل سے آواز آئی تھی موسیٰ اگر تو آج دب گیا تو ساری زندگی یہ تجھے دبائے گی۔

"زبان ہی سے تو چڑ ہے آپکو اب کیا اس زبان کو منہ میں رکھ کر زنگ لگا دوں
اصل میں پہلی بار اسی زبان سے بیوقوف بنے تھے نا آپ اسی لئے یہ غم نہیں
بھولتا اپکو"۔ طاق کر وار کیا تھا جو سیدھے نشانے پر لگا تھا۔

"مذاق کونسا مذاق امیال بی بی وہ مذاق نہیں تھا دھوکہ تھا" بولنے کے ساتھ ہی فلیش بیک میں وہ منظر دہرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

آج گھر میں امیال اور احد کی ففٹہ برتھڈے سیلبریشن تھی دس سالوں میں پہلی بار گھر میں سہی کی رونق لگی تھی کیوں کہ کچھ دن پہلے ہی بدر موسیٰ اور میرال کو لے کر ہمیشہ کے لئے پاکستان لوٹے تھے۔

میرال گھر میں سب کی لاڈلی تھی کیوں کہ وہ سب سے چھوٹی تھی۔ لیکن موسیٰ سے ڈسیلپن دادی کو کوئی خاص پرغاش تھی اس لئے کیک کٹ ہونے کے بعد وہ ایک کمرے میں تنہا آکر بیٹھ گیا تھا اور تب وہاں انٹری ہوئی تھی چھوٹے پیکٹ بڑے دھماکے کی ہاں ہاں آپ سہی سمجھے ہیں ہماری پیاری امیال کی انٹری ہوئی تھی وہاں

اور اس سے یوں اداس سا موسیٰ دیکھا نہیں گیا تھا اور تب موسیٰ کا دھیان بٹانے کے لئے جو امیال نے کیا تھا اسنے سہی دھیان بٹایا تھا موسیٰ کا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"آپ یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہیں" موسیٰ نے حیرانی سے اپنے سے پانچ سال چھوٹی کزن کو دیکھا تھا جو انسپیکشن افسر کی طرح ناک چڑھائے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"ایسے ہی میرا دل نہیں چاہ رہا تھا پر تمہارا تو برتھڈے ہیں نا تم جاؤ انجوائے کرو
"وہ اسکا برتھڈے سپوئل نہیں کرنا چاہتا تھا اگر اندازہ ہوتا کہ یہ لڑکی موسیٰ کی زندگی
ہی سپوئل کر دے گی تو وہ دم دبا کر بھاگ جاتا۔

مجھے باہر مزہ نہیں آ رہا سب میرا منہ گندہ کرتے رہتے ہیں اب اگر میں وہاں گئی
تو وہ گندی انٹیاں جو ممی کے پیچھے تو آنکھیں دکھاتی ہیں وہ جھوٹ موٹ کا۔۔۔۔۔ آ
آ بیٹا کتنی پیاری ہو کہ کر میرا منہ گندہ کر دینگے "وہ بقاعدہ انٹیوں کی نقل اتار کر
بولتی موسیٰ کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

"آپ ایک جادو دیکھنے لگے۔" ہنستے ہوا موسیٰ کو اسکی بات پر حیرانی ہوئی تھی۔

"اوکے دکھاؤ میچک "موسیٰ کا پرٹ پاتے ہی وہ اتر کر اندر کی طرف بھاگی تھی
موسیٰ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کیا دکھانے والی ہے۔

وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں نمک تھا۔

دکھیں اب میں یہ نمک اپنی زبان پر رکھنگی اور میچکل وردُز بولونگی تو میری زبان پر
بہلس بن جائیں گے "

"نمک سے کیسے بپلس بنینگے؟؟" وہ حیران ہوا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"اُس میجک" اسکے بعد واقعی وہی ہوا جو وہ کہہ رہی تھی نمک زبان پر رکھتے ہی وہ ببلس بنے جو کولڈ ڈرنک میں بنتے ہیں۔ اسکے بعد اسنے ایک دوسرا پیکٹ موسیٰ کی طرف بڑھایا موسیٰ نے بھی نمک زبان پر رکھا بٹ۔۔۔ نو میجک۔۔ ایک بار دو بار نا جانے کتنی بار نمک رکھا پر ببلس نے نہ بننے کی قومی شپٹ کھائی تھی آخر وہ جہنجھلا گیا۔

موسیٰ کو یوں جہنمھلاتا دیکھ کر امیال ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد موسیٰ کو شک ہوا تھا کہ نک میں تو کوئی فرق نہیں تھا اس کے بعد موسیٰ نے ہر قسم کا نک کو زبان پر رکھا تھا یہاں تک کہ نک چکھ چکھ کر اس کی حالت بری ہوگئی تھی لیکن نک سے بلس بننا تو جیسے ایک معمہ بن گیا تھا آخر وہ تنگ آکر امیال کے پاس پہنچا تھا تاکہ آخر یہ نک کا راز تو کھلے اور اس کے پوچھنے پر جو جواب امیال نے دیا تھا اس نے موسیٰ کا دماغ بھک سے اڑا دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ارے وہ ---- وہ نک تھوڑی تھا وہ تو وہ تھا جب بابا کے ٹمی میں درد ہوتا ہے نہ تو می انھے یہ پانی میں ڈال کر دیتی ہیں -- کیا کہتے ہیں اسے --- ہاں ہاں یاد آیا ---- اینو --- اینو کہتے ہیں اسے "موسیٰ کا دل کیا ایک تھپڑ اس کے منہ پر لگائے کل سے نک چکھ چکھ کر اسکا حال برا ہو گیا تھا اور آج وہ کتنے مزے سے کہ رہی تھی وہ نک تھوڑی تھا۔

.....

یاد کر کے موسیٰ نے جھر جھر لی تھی۔

"دھوکہ نہیں تھا میری معصومیت تھی آپ کو اداس نہیں دیکھا گیا تھا لیکن نہیں موسیٰ کے ساتھ نیکی تو گناہ ہے گناہ "ترڑ سے بولتی موسیٰ کو ڈرا گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یہ -- یہ تم نا بات بات پر ڈرایا مت کرو مجھے اور میں دس بار بھی یہی بولونگا وہ --- دھوکہ تھا دھوکہ -- "چبا چبا کر لفظ ادا کرتے آج پہلی بار موسیٰ نے سہی کا پنگا لیا تھا امیال سے ۔

"موسیٰ"۔۔۔۔۔ "خونخوار تیوروں سے اسے گھورتی اس سے پہلے موسیٰ بدر امیال
موحسن کے ہاتھوں شہید ہونا وہ بھاگ کر کمرے سے نکلا تھا، اور پیچھے سے دغا باز
دھوکے باز کانارا مارنا نہیں بھولا تھا۔ کمرے میں موجود امیال جو اسکو کچا کھا جانے
والے تیوروں سے گھور رہی تھی۔ اسکو بھاگتا دیکھ کر بے اختیار ہنسی تھی۔

"خیر دھوکہ تو وہ تھا"۔ ہنستے ہوئے دل میں سوچا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"افطار کب ہوگا موسیٰ" وہ کوئی دسویں دفع یہ سوال دوہرا رہی تھی۔ اب موسیٰ
اسکے برابر میں بیٹھنے پر سہی معنوں میں پچھتا رہا تھا۔

"کل سے روزہ نہ رکھنا تم --- یہ نہیں ہو رہا دعا مانگ لو بلکہ افطاری کی پڑی ہوئی ہے " آج تو موسیٰ گویا ٹھان کے بیٹھا تھا امیال کے سامنے صرف سچ بولنا ہے ۔

"آپ کو کیا پتا۔۔۔ ہمنہ "وہ تنک کر بولی۔

"ہاں ہاں مجھے کیا پتا میرا روزہ تھوڑی ہے" امیال نے حیرانی سے اسکی شکل دیکھی کچھ زیادہ ہی نہیں بول رہے یہ اور اگلے لمحہ امیال کی ہیل نے موسیٰ کے پیر پر پڑ کر موسیٰ کو اس بات کا احساس دلایا تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ ہی بول چکا ہے۔

اتنے میں اذان شروع ہو گئی تھی اور احد نے ہر وہ چیز کھانے کی قسم کھائی تھی جس پر غلطی سے میرال کا ہاتھ پڑ جاتا۔

ڈایننگ پر موجود احد اور امیال واحد روزے دار لگ رہے تھے پوری طرح افطاری پر ٹوٹے آس پاس سے بے خبر۔

نظروں کا ارتکاز محسوس کر کہ ہاتھ روکا تھا نظر گھما کر آس پاس دیکھا تھا سارے لوگ افطاری سے ہاتھ روک کر ان دونوں کو دیکھنے میں مگن تھے۔ جس پر تھوڑی سی شرمندگی محسوس کر کے وہ دونوں انسانوں کی طرح کھانے لگے تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

"نہیں تو نیدیوں کی طرح کھاتے شرم تو نہیں آئی ہوگی ارے میں پوچھتی ہوں کہ کیا کھانا نصیب نہیں ہوا ساری زندگی ، اللہ کی امان مطلب ایسی ہوتی ہے بھلا ایک دن کی دہن نہ کوئی شرم نہ کوئی حیا بس سیدھے ٹوٹ پڑی افطاری پر مجھے تو اس

بات کی فکر ہے کہ کیا سوچتا ہوگا موسیٰ"۔ غزل محسن اسے پھٹکارتے ہوئے
بلکل بھی غزل نہیں لگ رہی تھیں۔

غزل محسن وہ واحد شخصیت تھیں جنسے امیال محسن ہنگے ذرا کم ہی لیتی تھی ۔

"ارے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں موسیٰ امیال کے معاملہ میں عقل سے بے بہرہ ہے آپ کا چہیتا داماد اسے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا" موبائل پر جھکے احد نے لقمہ دینا ضروری خیال کیا تھا۔

visit for more novels.

www.urduovelbank.com

موسیٰ جو باہر کھڑا مزے سے چچی کو امیال کے لئے لیتا سن رہا تھا احد کی بات پر تلملایا تھا۔ لیکن اگلے ہی لمحہ دل میں ٹھنڈ اتر گئی تھی۔

"تم تو شکر کرو کہ اسنے اپنی اتنی پیاری بہن کی شادی کروادی تم سے ورنہ کس نے دینی تھی تمہیں لڑکی یہ منہ اور مصور کی دال ہنہ"۔ انھیں سیکنڈوں میں اپنے بیٹے کو سیدھا کرنا آتا تھا۔

"امی۔۔۔۔ وہ صدمہ زدہ سا رہ گیا تھا۔ امیال جو دروازہ کھول کر بھاگنے کی تیاری میں تھی دروازہ سے باہر کھڑے موسیٰ کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی تھی اور موسیٰ بیچارہ اس سے جان بچانے کے لئے بھاگا تھا۔ لیکن خیر موسیٰ کب جیتا تھا امیال سے بیچارہ اسکے ہاتھ لگ ہی گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بڑے دانت نکل رہے ہیں ہاں بہت مزہ آرہا ہے نا آپکو" بقاعدہ اس معصوم کو گریبان سے پکڑے بول رہی تھی۔

"چھوڑیں چھوڑیں میرا کالر بندہ جگہ کا ہی لحاظ کر لیتا ہے" وہ سٹپٹا کر بولا تھا ساتھ ہی ادھر ادھر بھی دیکھا تھا کہ کہیں عزت کا کچرہ نہ ہو جائے۔ اور ٹھیک اسی وقت ڈسپلن دادی وہاں آئی تھیں اور یہ امیال ٹریک چینج کر کہ فرمانبردار بیگم کے روپ میں آئی تھی۔

"ہاں تو موسیٰ آپ ریسٹ کریں نہ ہمارا ساتھ میں پہلا رمضان ہے اور اب تو روزے ہی کتنے رہ گئے ہیں نہ "دونوں ہاتھوں سے اسکا کالر ٹھیک کرتی وہ سراپہ محبت لگ رہی تھی۔ موسیٰ تو اس کی اداکاری پر عیش عیش کراٹھا بیوی نہیں تھی پورا کا پورا پرو میکس ویل شو تھی۔

"ہاں بھی برخوردار کیا تکلیف ہے تمہیں کیوں ستا رہے ہو ہماری پوتی کو "دادی نے سخت تیوروں سے گھورتے پوچھا تھا۔

موسیٰ نے منہ بنایا تھا ہاں اسے تو جسے ابا میلے سے لائے تھے نا۔

"کوئی تکلیف نہیں ہے دادو میں بس کمرے میں ہی جا رہا تھا" سر جھٹک اسنے
اپنی جان بچای تھی۔

دونوں دادی پوتی کے ہاتھ لگ کر زندہ بچ جانا کوئی مذاق تھوڑی تھا اور نہ ہی موسیٰ کوئی پاگل تھا کہ بحث کر کہ خود کو تخت دار پر کھڑا کر دیتا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

[illegible]

وہ تمام لوگ اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تھے جب ڈسپلن دادی نے اسکول میں نوٹس بورڈ پر لگے نوٹس کو پڑھنے کے سے انداز میں خبر نشر کی تھی۔

"دلاور اور مہرین پاکستان آرہے ہیں دلاور کہہ رہا تھا عید پاکستان میں کمر کے ہی جائیگا" دادی نے اپنے بھتیجے اور انکی بیٹی کا ذکر کیا تھا۔

"رئیلی دادی مہرین آرہی ہے" احد کے منہ سے نکلے جملے نے میرال کا لیٹرز کے حساب سے خون جلایا تھا۔ یہاں تک تو پھر بھی خیر تھی پر اسکے لگے جملے نے امیال محسن کو بھی جلا کر راکھ دیا تھا۔

"کیوں موسیٰ تمہیں یاد ہے جب ہم لاسٹ ٹائم اسے اپنے ساتھ موسیٰ دکھانے لے کر گئے تھے او مائی گاڈ کیا تفریح آئی تھی باس وہ لڑکی تو صحرا میں بھی جان ڈال دیتی ہے۔

"موسیٰ کی طرف دیکھ کر اس سے تائید چاہی تھی۔

سامنے امیال گھڑیاں کی طرح دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھیں جب ذہن میں ایک دم سے آتے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رک کر موسیٰ کی جانب دیکھا۔

"موسیٰ" وہیں کھڑے کھڑے اسے پکارا تھا۔

"ہممم" جوس کا سپ لیتے ہنکار بھرا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

"ہم ہنی مون پر چلیں" جوس دھار کی صورت اس کے منہ سے باہر آیا تھا اور اس نے امیال پر ایسی نگاہ ڈالی تھی جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

"کیا۔۔ کیا کہا تم نے کہاں چلنا ہے" ہونقوں کی طرح منہ کھولے سوال دوہرایا تھا۔

"ہنی مون پر چلتے ہیں نا عید وہی کر لینگے "موسیٰ تو موسیٰ پر یہ کہتے وقت اسے خود بھی بہت عجیب لگا تھا۔

"مجھے لگتا ہے تم نا تھک گئی ہو بہت یوں کرو امیال تھوڑی دیر ریست کرلو "طنز کرتا وہ لیپ ٹاپ لے کر بالکنی میں چلا گیا تھا۔

بیچھے امیال نے احتجاج کے طور پر تکیہ اٹھا کر دیوار میں دے مارا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

.....

"کیوں بہت نہیں خوش ہو رہے تم اس پر کئی کے آنے کا سن کر" کب سے جلتے توے پر بیٹھی میرال نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

"ہاں بالکل خوش ہو رہا ہوں فائنلی مہرین آرہی ہے خوش ہونا تو بنتا ہے نا۔۔۔ آفر
آل جب تم مجھے گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی نا اس وقت ان کڑے وقتوں میں
مہرین نے میری بہت ہمت افزائی کی تھی" جلتی ہوئی بیگم کو مزید جلایا تھا۔

"کیا۔۔ کیا ہمت دلائی۔ تھی ہاں۔۔۔ کہیں کوئی وعدے وغیرہ تو نہیں کیئے تھے
"وہ مشکوک ہوئی اور خود ہی احد کو آئیڈیا دے بیٹھی۔"

visit for more novels:

"یار میرال تم تو بہت سمجھدار ہو مجھے تو لگتا تھا تم میں بالکل عقل نہیں ہے لیکن
نہیں یار یو آر گریٹ --- ہاں تم نے نا بالکل سہی تکہ لگایا ہے اصل میں نہ مہرین
نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ نا کبھی مجھے چھوڑے گی نہیں اور پتا ہے کیا وہ تو
مجھ سے دوسری شادی کرنے پر بھی تیار تھی اور ----" ابھی اس کی بات

مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب میرال نے بھاں بھاں کر کے رونا شروع کر دیا تھا

"ارے ارے میراں میری جان، میرا دل، میری دھڑکن، میری کلچھی، میرا پھسپھا، تم رونا تو بند کرو نا۔" اسے تپا کر خوب مزہ آیا تھا۔

"احد تم۔۔۔ تمہیں تو اللہ سمجھے احد" روتی ہوئی وہ ہمیشہ کی طرح وہاں سے بیک آؤٹ کر گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

پیچھے احد نے سکون بھرا سانس خارج کیا تھا دل کو سکون تو بہت ملا تھا۔ گن گن کر چار سالوں کا حساب نہ لیا نہ تو میرا نام بھی احد محسن نہیں۔

[illegible]

وہ کافی دیر سے دیکھ رہا تھا کہ امیال جلے پاؤں کی بلی بنی ہوئی تھی جب بہت دیر تک بھی وہ یونہی ٹہلتی رہی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اسکے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔ وہ پلٹی تو موسیٰ اسکے راستے میں کھڑا تھا یوں دونو آمنے سامنے تھے۔

"کیا ہوا ہے؟ کیوں بے چین ہیں اتنی" اور سمجھو موسیٰ کے اس سوال کا ہی انتظار تھا امیال محسن کو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"خبر دار جو آپ ذرا بھی ذرا بھی اسکے قریب گئے۔ وہ آپکے لئے اپکی بہن ہوگی اور موسیٰ بدر آپ اسے دیکھینگے بھی نہیں" وہ قریب ہو کر دونوں ہاتھوں سے موسیٰ کا کالر پکڑے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی۔

موسیٰ نے اسکے حاکمانہ انداز پر حیرت سے اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکا تھا پر وہاں اپنے لئے نظر آنے والی محبت دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا تھا۔

"کیوں نہ جاؤں میں اسکے قریب" ہاتھوں کو سینے پر لپیٹے مشکل سوال کیا تھا۔

"کیوں کہ ----- کیوں کہ میں کہہ رہی ہوں" کچھ نہ سوچنے پر بہانا گھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

موسیٰ کو وہ اس وقت کالی رات لگی تھی جسے سیاہی میں ڈوب جانے کا ڈر تھا۔

"جائیے امیال بی بی ابھی میں اتنا زن مرید نہیں ہوا" مزے سے بولتا وہ مڑنے کو تھا جب امیال اپنے بازوؤں کو اس کی گردن کے گرد لپیٹا تھا مانو کوئی زنجیر سی بنائی تھی ----

"آپ دور رہینگے اس سے یہ بتا دیا ہے مینے ---- کیوں کہ موسیٰ --- مہرین چلی جائیگی رہنا آپ نے میرے ساتھ ہی ہے" اور یہ دھڑکی آواز کے ساتھ اسکو عرش سے فرش پر پٹختھا۔

جانے کون سے گولے سے آئی تھی اس کی بیوی موسیٰ نے منہ بنا کر سوچا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

صبح آتکھ کسی بہت تیز آواز کی وجہ سے کھلی تھی آنکھیں پوری کھول کر دیکھا تو آواز کا منبع تلاش کرنے میں کامیابی ہوئی تھی۔

دروازے کی طرف سے آتی آوازوں نے حیران کیا تھا کوئی دروازہ ایسے بجا رہا تھا مانو اکھاڑ کے پھینک دے گا۔

ایک نظر اپنے دائیں طرف ڈالی وہ بھی آواز کی وجہ سے اٹھ کر بیٹھی معملہ سمجھنے کی کوشش کر رہ تھی۔

"کون ہے یار صبر کرو دروازہ کیا توڑ کر پھینکو گے" اسنے بیڈ سے اترتے ہوئے دروازہ بجانے والے کو لگام ڈالنا ضروری سمجھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تمہیں کیا تکلیف ہے صبح صبح" سامنے ہی احد کی شکل دیکھ کر وہ بد مزہ ہوا تھا

"ارے یار تمہیں نیند کی پڑی ہے اور وہاں دلاور ماموں مہرین اور الہ دین آگئے ہیں اور مہرین تمہارا پوچھ رہی ہے اب تم جلدی سے فریش ہو کر نیچے آجاؤ" وہ جلدی جلدی بول کر بھاگنے کی تیاری میں تھا جب امیال کی آواز پر رکنا پڑا۔

"بات سنو موسیٰ کی طبیعت نہیں سہی ہے جا کر بتادو اپنی اس مہرین کو ہم ابھی نیچے نہیں آئینگے" احد پر شدید غصہ آیا تھا بھائی نہیں تھا بلکہ قصائی تھا ہنہ شرم تو چھو کے نہیں گزری بہن کے شوہر کو بولانے آیا تھا وہ بھی کس لئے دل کیا ایک لگائے جا کر لیکن پھر خیال آیا اس کا معاملہ غزل کے ہائی کورٹ میں بھیج دے گی وہاں کی سزائیں تو ویسے ہی سخت ہوتی ہیں۔

"کیا ہوا ہے اسے بالکل ٹھیک ٹھاک تو کھڑا ہے" دل کیا منہ توڑ دے اپنے ہی بھائی کا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ تم بات کیسے کر رہے ہو موسیٰ سے تمہیں نہیں بتایا امی نے
 مہنویٰ سے کیسے بات کرتے ہیں کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے "موسیٰ
 اسکے انداز پر عیش عیش کر اٹھا یہ تو حال تھا یہاں خود بے شک شوہر کو ڈرا ڈرا کر
 مار دو لیکن کوئی اور کچھ نہ بولے ۔

"اچھا بھی معاف کر دو غلطی ہوئی پیارے بہنوئی آپ اس معصوم بچے کو معاف کر دیجیے گا" احد کو اندازہ ہو گیا تھا کہ امیال ابھی کسی حال میں بھی موسیٰ کو جانے نہیں دے گی اسلئے وہ اپنی جان چھڑا کر بھاگا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

"واہ یار تم تو پرو میکس ویل ہو گئی ہو ڈرامے کرتے کرتے" دروازہ بند کر کے اپنی جگہ پر لیٹتے ہوئے موسیٰ نے امیال کا خون جلایا تھا۔

"واٹ ایور" ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بول کر واپس سونے کی کوشش کی تھی پر دماغ مہرین بخرین کے گرد ہی گھوم رہا تھا۔

" السلام و علیکم ! " بلند آواز میں سلام کرتا وہ وہیں ماموں کے پاس ٹکا تھا ۔

"والیکم السلام --- جیتے رہو خوش رہو کیسے ہو بھی برخوردار" ماموں اور احد باتوں میں لگ چکے تھے۔ جب احد کی نظر میرال پر پڑی جو ابھی ابھی کمرے سے نکل کر آئی تھی۔

اور یہ احد محسن کا شوٹا ایم شروع -

"آپ لوگوں نے بہت وقت بعد چکر لگایا اس بار مینے تو سب کو خاص کر مہرین کو بہت یاد کیا" میرال کی آمد سے انجان بنا وہ کہہ رہا تھا۔

"That's so sweet of you ahead"

"ہم نے بھی تمہیں اور موسیٰ کو بہت یاد کیا اس بار تم دونوں کی کمپنی ہماری باتیں
آل اس امیزنگ "وہ پر اعتماد انداز بولتی زہر لگ رہی تھی پوری -

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"ہاں یہ تو سہی کہا تم نے واقعی موسیٰ اور میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں اور خاص کر تمہارا یہ ہم بہت مس کیا میں نے" اسکی بات پر مہرین بے اختیار آتی ہنسی کو روک کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"موسیٰ کدھر رہ گیا احد؟؟" متلاشی نگاہیں دوڑا کر سوال کیا تھا۔

"ارے یار اسکی کچھ طبیعت سہی نہیں۔۔۔۔۔ لیکن تم فکر نہ کرو وہ آجایگا
تھوڑی دیر میں "وہ دونوں ایک کے بعد ایک باتیں کر رہے تھے اور خاموشی سے
یہ منظر دیکھتی میرال کو رونا آیا تھا وہ منہ چھپا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

.....

سارے لوگ لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب موسیٰ اندر آیا تھا
صبح جب تک وہ باہر آیا تھا سارے لوگ آرام کی غرض سے اندر چلے گئے تھے اس
لئے باقی سب سے سے اسکی ملاقات ابھی ہو رہی تھی۔

"اب اس میں میرا کیا قصور تھا یہ بتانا پسند کرینگے آپ" جب سے وہ لوگ کمرے میں آئے تھے وہ مستقل موسیٰ کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"یہ-----یہ تھا آپکا قصور" ہاتھ سے پکڑ کر آئے کے سامنے کھڑا کر کہ اسکے چہرہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یار امیال یہ چیٹنگ ہے میرا کوئی قصور نہیں تھا" وہ خفا خفا سا کہتا بیڈ پر گرا تھا
پھر ایک نظر امیال پر پڑی جو خفا خفا سی بیٹھی تھی تیور بھی ناراضگی والے ہی
تھے۔

موسیٰ نے ایک بے بس نگاہ آسمان کی طرف ڈالی اور ہمت کر کے اٹھا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا بیٹھ تو گئی تھی پر تیور اب بھی وہی تھے موسیٰ نے

خاموشی سے اسکو اپنے ساتھ لگایا تھا اسنے لمحہ کی دیر کئے بنا اسکے بازو میں خود کو چھپایا تھا۔

موسیٰ مسکرایا تھا ایک بات تو طے تھی امیال زندگی میں کبھی بھی موسیٰ کو نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ ابھی ان لمحات کو کچھ منٹ ہی گزرے تھے جب انکو اپنے کمرے کے اندر سے آوازیں سنائی دیں تھیں۔

دونوں نے فوراً سیدھے ہو کر ادھر ادھر دیکھا تھا جب بیڈ ہلتا ہوا محسوس ہوا امیال دی کرائے لیڈی موسیٰ کے پیچھے چھپی تھی۔ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر کے وہ جھٹکے سے نیچے بیٹھ کر بیڈ کے نیچے دیکھ رہا تھا اور جو بیڈ کے نیچے دکھا تھا اسے دیکھ کر موسیٰ کا میٹر ساتوین آسمان پر پہنچا تھا ہاتھ سے پکڑ کر اسے باہر نکالا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو" سخت تیوروں سے گھورتے پوچھا تھا۔ امیال تو ابھی تک صدمہ میں ہی تھی۔

میں آیا نہیں تھا وہ میں نا راستہ بھٹک گیا تھا معصوم چہرہ بنا کر بولا گیا تھا۔

"اچھا اور راستہ بھٹک الہ دین سیدھا بیڈ کے نیچے پہنچا تمہیں کیا میرا بیڈ چراغ نظر آ رہا تھا" موسیٰ کا پورا موڈ غارت ہوا تھا۔ شادی کے بعد سے پہلی بار تو محسوس ہوا تھا کہ امیال اس کی بیوی ہے لے کر ساری فیلنگ تباہ کر دی۔

www.urduovelbank.com

امیال نے مسکراہٹ دبائی۔

"بیٹا تو الہ دین نہیں بے جن لگ رہا ہے مجھے" اسکے جل کر کہنے پر امیال کھلکھلا کر ہنسی تھی اور موسیٰ اسکی ہنسی میں کہیں کھو سا گیا تھا۔

محبت نے رنگ دکھانا شروع کر دیا تھا۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ کس پر کس کا رنگ چڑھتا ہے

اور

ناول بینک

visit for more novels.

www.urdu-novelbank.com

کس کو محبت اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہے۔

.....

آج اسکو سی معنوں میں پریشانی ہوئی تھی تین دن ہو گئے تھے لیکن میرال کی جانب سے کوئی رسپونس ہی نہیں زندگی ایک دم ٹھنڈی محسوس ہونے لگی تھی

جیسے ہر سال فواد چوہدری اور مفتی منیب الرحمان کی لڑائی دیکھنے کی ایسی عادت لگی ہے کہ اب اسکے بنا زندگی ایک دم ٹھنڈی لگتی ہے۔

ادھر ادھر ٹھل کر ہر اس خیال پر غور کیا جس سے میرال کو واپس زندہ کیا جا سکے اور پھر ایک دم کلک ہوا دماغ میں اور احد کے چہرہ پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی شیطان قید تھا نا احد تھوڑی قید تھا۔ اسکا منصوبہ واقعی شیطانی تھا اس پر میرال نہ بولتی یہ ایک ناممکن سی بات تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

.....

"آریو سیریس موسیٰ وہ واقعی تمہارے بیڈ کے نیچے تھا" احد کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

"ہاں کہو کیا کہنا ہے" لہجہ کو ممکن حد تک میٹھا بنائے پوچھا تھا۔

پر الہ دین کے اگلے لفظوں نے اسے تیش دلایا تھا۔

"وہ نہ میں نے احد بھائی کی باتیں سنیں تھیں۔۔ وہ نہ اپنی دوست سے کہ رہے تھے کہ میرال کا سر پرائز کینسل کر دو اب وہ بات تو کر نہیں رہی سر پرائز کا کیا فائدہ" مزے سے میرال کے علم میں اضافہ کیا تھا اور میرال بی بی ایک جھٹکے سے اٹھیں تھیں۔

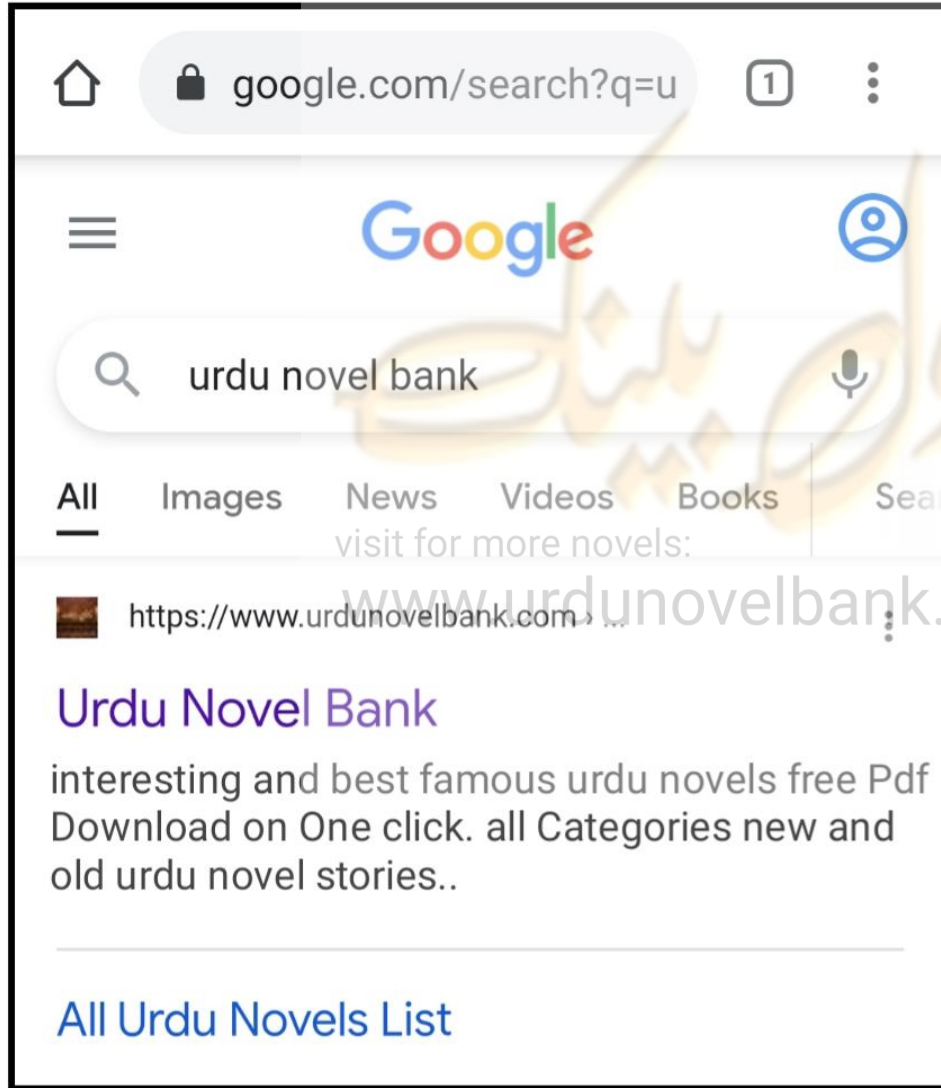
visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

.....

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

آج اسے اور موسیٰ کو موسیٰ کے ایک دوست کے گھر افطار پر جانا تھا۔ اپنے اور موسیٰ کے کپڑے ریڈی کر کہ وہ موسیٰ کو دیکھنے باہر آئی تھی ابھی وہ لاؤنج تک پہنچی بھی نہیں تھی جب موسیٰ کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔

"مہرین لیسن! آئی ایم سوری بٹ پلیز ڈونٹ مائنڈ آج میں اور امیال ہم دونوں کی کمینٹ ہے میرے ایک دوست کے گھر جانا ہے ہم نے افطار پر "اس سے زیادہ صاف لفظوں میں انکار نہیں کر سکتا تھا اب وہ۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پر موسیٰ امیال تو یہیں ہے بیوی ہے تمہاری پر ہم تو کچھ دنوں میں چلے جائینگے نہ پلیز موسیٰ چل لو نا" مہرین کی بات پر امیال کا دماغ گھوما تھا۔

"سوری مہرین بٹ موسیٰ از رائیٹ ہم آج بالکل بھی فری نہیں ہیں کل ہم دونوں ہی فارغ ہونگے تو ٹھیک ہے نا پھر ہم سارے کل چلتے ہیں جہاں بھی

.....

"کونسا سرپرائز دینا تھا تمہیں مجھے" وہ تیر کی طرح سیدھے اسکے سر پر پہنچی تھی

"کونسا سرپرائز" وہ انجان بنا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"وہی جس کے بارے میں الہ دین سے پیغام بھجوایا تھا" وہ بھی دو بدو بولی تھی۔

احد اس کے جواب پر جرجز ہوا تھا۔

"احد محسن میرال بدر بلکل بھی ارزاں نہیں ہے" وہ خطرناک تیوروں سے گھورتی
جانے لگی تھی جب احد کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔

جلدی سے ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا تھا۔

وہ ایک دم آتما کی طرح ہلکی ہوتی اس کے سینے سے آگئی تھی۔

"آئی ایم سوری" اسکو سینے سے لگائے ہوئے ہی بولا تھا۔ احد محسن میرال بدر پر
کو میرو مائز نہیں کر سکتا تھا۔

اثاثوں پر بھلا کون سمجھوتا کرتا ہے۔

از قلم سیدہ لائبہ شفیق

NOVEL BANK

راہوں میں ملے جو دل کو راہی

لبوں پر آتی مسکراہٹ کو بڑی مشکل سے اندر اتارا تھا۔ میرال نے مسکراہٹ چھپا
نے کے لئے رخ کھڑکی کی طرف کر لیا تھا اب ان دونوں کو ہی یاد نہیں تھا کہ
مہرین کون تھی۔

مہرین جب باہر آئی تھی تو وہاں صرف ہوا میں ٹائر سے اڑی دھول تھی وہ منہ بنا
کر اندر چلی گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

.....

"تم تو بھی بھابی پر فلیٹ تھے باس" یہ وہ چند دوست تھے جو موسیٰ اور امیال کے رشتے سے واقف تھے پھر بھی امیال کے منہ موسیٰ کا اس پر عاشق ہونا ارے ایسا ویسا عاشق ہونا کے قصے سن کر انھوں نے تو ضبط کیا تھا۔

اور امیال کی ان کہانیوں وجہ سے وہ اچھا خاصا شرمندہ ہوا تھا۔ اب اسے بس گھر جانے کا انتظار ہوتا ہے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

.....

"اچھا اچھا معاف کر دو مجھے پتا نہیں کیسی خونخوار بیوی ملی ہے" اسکے تلملانے پر امیال نے معصومیت سے کندھے اچکائے تھے۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دونوں افطار کے بعد نزدیک ہی پارک میں آگئے تھے خاموشی سے ایک دوسرے کے ساتھ کو محسوس کرتے گھاس پر بیٹھے ان لمحوں کو جی رہے تھے نکاح کے بعد سے وہ یوں پہلی دفعہ باہر آئے تھے۔

جب وہاں ایک بچہ بھیک مانگنے آیا تھا ابھی احد نے اسے کچھ دینے کے لئے والٹ کھولا ہی تھا کہ سماعتوں میں اسکا بولا گیا جملہ گونجا جو احد محسن کو سہی کی آگ لگا گیا تھا۔

"باجی اللہ تیرے سر پر تیرے ویر کا سایہ سلامت رکھے اپنے ویر کے سر کا صدقہ دے دے باجی" جذبات میں دعا دیتے وہ ان دونوں کے جذبات ہلا گیا تھا۔

"اؤ بھائی کون ویر؟؟ کہاں کا ویر؟؟ یہ شوہر ہے میرا" میرال کو تو ماہی بے آب کی طرح لگا تھا طعنہ۔

"او۔۔۔ باجی اس میں امارا کیا غلطی تم دونوں اتنا خاموشی سی بیٹھا ہے کہ ام کو لگا دونوں پائی بہن ہو۔۔۔ معاف کر دو باجی اللہ سائیں جوڑی سلامت رکھے۔۔۔۔ باجی

کچھ دن میں عید ہے ہم اپنی بہن واسطے کپڑا خریدنا چاہتا ہے باجی امارہ مدد کر دو باجی "وہ لمحہ میں اپنی دعا بدل گیا تھا۔

احد نے اسے مٹھی میں کچھ پیسے دئے تھے اور اسکی پیٹھ تھپکتا ہوا میرال کا ہاتھ پکڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ہم اپنی خوشیوں میں اکثر لوگوں کو بھول جاتے ہیں جبکہ ہمارے دین نے ہمارے اوپر ہماری خوشیوں میں ان لوگوں کا بھی حصہ رکھا ہے۔

www.urdunovelbank.com

[illegible]

الہ دین اور مہرین گھر میں بور ہو رہے تھے۔ مزے کی بات یہ تھی کہ دونوں ہی بھائی بہن ایک جیسے بے وقوف تھے انہیں خود سے کبھی کوئی بات سمجھ نہیں آتی تھی۔ الہ دین پورا پھپھو تھا تو مہرین پوری خالہ۔۔۔۔ کچھ سمجھے۔۔۔۔ نہیں سمجھے۔۔۔۔ رکو سمجھاتی ہوں۔

الہ دین کی طبیعت پھپھو کی طرح فتنہ پرور تھی اور مہرین خالہ کی طرح صلح جو تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اسکا اندازہ آپ اس بات سے لگا لیں کہ مہرین کے فرشتوں کو بھی نہیں خبر تھی کہ میرال اور امیال اسے دیکھ کر جوار پھاٹا کیوں بن جاتی تھیں۔ اگر مہرین باجی کو ذرا بھی خبر ہوتی تو وہ سب سے پہلے ان دونوں کو جواد سے ملوادیتیں۔۔۔۔۔ اب تم یہی سوچ رہے ہو گے کہ جواد کون؟؟۔۔ ہے نہ،، سہی کہا نہ میں نے۔

راہوں میں ملے جو دل کو راہی

ارے ہاں بھی مہرین باجی نکاح جیسا تیر مار چکی تھیں۔۔۔۔۔
(آپ بھی مار چکے کیا؟۔۔ بتائے گا ضرور)

خیر پتا تو ان سب کو بھی لگ جانا تھا۔

www.urduovelbank.com

"تم دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی کیا" اب تک کوئی پچاسویں دفعہ یہ جملہ دہرایا تھا احد نے۔

"اب اگر ایک دفعہ بھی تم نے مجھے ڈانٹنا تو احد قسم ہے تمہاری تم سے بات نہیں کرونگی۔۔۔ ایک تو میرے چوٹ لگ گئی ہے دو دن بعد عید ہے اور میرا پیر زخمی ہو گیا ہے اور تم ہو کہ ڈانٹے جا رہے ہو" وہ روہانسی ہوئی تھی۔

احد اسکی اداسی دیکھ کر دھیمپا پڑا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں" وہ نرمی سے بولتے ہوئے اسے سہارا دینے کیلئے اٹھنے لگا مگر یہ کیا۔۔۔۔۔ میرال نے بیڈ کو جکڑ لیا تھا۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گی تم مجھ سے ناراض ہو جب تک نہیں مانو گے میں نہیں جاؤں گی" احد نے حیرت سے اپنی چالاک بلی کو دیکھا تھا۔

(-ہی غلطی کی تھی میرال نے کہ جب سب سے پہلے احد اور میرال کے رشتے کی بات ہوئی تھی تب سے لیکر چار سال تک احد اور میرال کی کبھی نہیں بنی، ایک آگ تو دوسرا پانی، چار سال لگے احد کو، میرال کو یہ احساس دلانے میں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہیں۔)

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

"زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ہاں شرافت سے چلو ورنہ زخم گہرا بھی ہو سکتا ہے، کوئی انفیکشن بھی ہو سکتا ہے" ایک بار پھر اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں میں نہیں جاؤنگی جب تک تم وعدہ نہیں کرو گے کہ تم نے معاف کر دیا میں نہیں جاؤنگی" وہ بضد تھی۔

"میرال ----" لہجہ سخت ہوا تھا ۔

"نہیں --- اس بار نہیں احد معاف کر دو نہ آئی یم سوری" وہ بولتے بولتے ہچکیوں سے رو دی تھی ۔ اسے یوں رونا دیکھ کر احد کے دل کو کچھ ہوا تھا ۔

"اچھا --- اچھا رونا بند کرو" آگے بڑھ کر اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کئے تھے ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شفاف پیشانی پر محبت کا مرہم رکھا تھا ۔

"نہیں ہوں میں ناراض --- اپنی میرال سے ناراض ہو سکتا ہوں میں" اسکی پیشانی سے پیشانی ٹیکائے محبت سے کہا تھا ۔

انھیں یوں مسکراتا دیکھ کر محبت بھی مسکرائی تھی۔

وہ اس قدر غصہ میں تھی مانو گرم توے پر بٹھا دیا ہو کسی نے۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا موسیٰ بدر کو سالم نگل جاتی۔۔۔ میرال کب سے اسکو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ہوتے دیکھ رہی تھی۔

"ایک دفعہ بس ایک دفعہ یہ دونوں سامنے آجائیں میرے" خوابوں میں ان دونوں کو کچا چبانے کا منصوبہ ابھی سوچا ہی تھا کہ وہ دونوں سامنے سے نظر آتے دکھائی دیے تھے۔

سامنے ٹھلتی امیال پر نظر پڑتے ہی وہ وہاں سے بھاگنے کی تیاری میں تھا لیکن اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگتا اسکا کالر امیال کے ہاتھ میں آچکا تھا موسیٰ نے بے بسی سے آنکھیں میچیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"شرافت سے چپ چاپ اندر چلو دونوں اور منہ سے ایک لفظ نہ نکلے" وارننگ دینے والے انداز میں بول کر آگے بڑھی تھی سب سے آگے امیال پھر موسیٰ اور احد اور سب سے آخر میں میرال اور اسکا زخمی پیر۔

"امیال جان کر نہیں کیا۔۔۔۔" جملہ منہ میں ہی تھا جب امیال نے سخت گھوری سے نوازہ تھا۔

"امیال۔۔۔۔" ایک دفعہ پھر مسننایا تھا۔

"امیال۔۔۔۔" تیسری دفعہ جملہ لبوں سے باہر آنے کی دیر تھی اور بس۔۔۔۔ یہ امیال گھومی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"خبر دار خبر دار۔۔۔۔۔" خبر دار بولتی ہوئی ابھی وہ گھومی ہی تھی کہ وہ دونوں بھی ایک دم گھومے اور انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں میرال سے ایک ساتھ بولے تھے۔

"خبر دار --- خبر دار جو ایک لفظ بھی نکلا منہ سے تمہیں پتا نہیں ہے امیال نے منع کیا ہے" اپنا سارا کارنامہ میرال کے سر ڈالا تھا جو ہونق بنی ان دونوں کو گھور رہی تھی۔ امیال نے مسکراہٹ دبائی تھی۔ اتنے میں کمرہ بھی آگیا تھا۔

"آخر جب میں نے منع کیا تھا تو آپ گئے کیوں تھے موسیٰ" وہ موسیٰ سے سخت خفا تھی۔

(- ہوا دراصل یہ تھا کہ احد موسیٰ کو زبردستی مہرین کی افطار پارٹی میں لے گیا تھا۔ اور ہماری پیاری امیال کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ موسیٰ نے اس کی نافرمانی کی۔)

"مینے منع بھی کیا تھا بہنوئی جی کو" احد نے بھی کندھے اچکا کر سارا ملبہ موسیٰ پر گرایا تھا۔ اس کے الزام پر موسیٰ تڑپ کر سیدھا ہوا تھا۔

امیال قسم لے لو میں نہیں جا رہا تھا پتا ہے اس نے مجھے --- زن مرید بولا "موسیٰ بدر نے جس انداز میں احد کی شکایت کی تھی وہی بہت تھا اور اس پر مزید یہ کہ اس نے امیال کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا۔

"یہاں پر چوٹ لگاتا ہے یہ "معصوم سے انداز میں کہتا وہ احد کی گردن کے گرد گھیرا تنگ کر گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اور ویسے بھی مہرین کا نکاح ہو چکا ہے" اس نے ایک اور انکشاف کیا۔

اب امیال کی توپوں کا رخ موسیٰ سے احد کی طرف ہو چکا تھا۔

اللہ ہی بچا سکتا تھا احد کو اب امیال محسن سے

.....

موسیٰ اور وہ عید کی شاپنگ کے لئے مال گئے تھے اور سب سے بڑھ کر امیال کو اپنے ریسپیشن کے لئے ڈریس لینا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

امیال کے سامان کے بعد موسیٰ اپنا سامان لینے میں مصروف تھا جب امیال کی نگاہ ایک انٹی پر پڑی جو کب سے اسے گھور رہی تھیں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ انٹی کے پاس پہنچ گئی

.....

مہرون رنگ کی گھیر دار فراک میں ملبوس دونوں ہاتھوں کو مہندی سے بھرے
ان پر چوڑیاں پہنے وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی موسیٰ کا دل بار بار پٹری سے اتر
رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے آج وہ اعتراف کر رہا تھا۔

"آپ میری بیوی ہیں امیال اور میں کہوں یا نہ کہوں آپکا میری زندگی میں بہت
خاص مقام ہے، زندگی میں بہت سے لمحے آتے ہیں لیکن کچھ لمحہ بہت خاص

ہوتے ہیں جانتی ہیں میرے لئے وہ لمحہ کونسا تھا جو بہت خاص تھا جس نے مجھے قید کیا تھا "ایک نظر اسکے چہرہ پر ڈالی گلنار ہوئے چہرے پر حیا کے رنگوں کے ساتھ ساتھ سوالیہ تاثرات بھی تھے ۔

"جب ایک حسین صبح میری آنکھ کھلی تھی اور آپ میرے کندھے پر سر رکھے میرے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے سو رہیں تھیں وہ لمحہ حیات تھا" اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے آج وہ امیال محسن کو حیران کر رہا تھا اسے موسیٰ بدر کی محبت کا ذائقہ چکھا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

یہ عید راہوں میں ملنے والوں کو دل کا راہی بنا گئی تھی۔

اپنا لہنگا پھیلا کر بیڈ پر بیٹھی وہ اب بے زار ہوئی تھی جب اسی وقت دروازہ کھول کر احد اندر آیا تھا سفید شلوار قمیض پر ڈل گولڈن کی شیروانی پہنے وہ آج سچ میں بجلیاں گرا رہا تھا۔

نظر سامنے بیڈ پر ڈل گولڈن کلر کے لہنگے میں ملبوس اپنی بیوی پر پڑی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ اس کے برابر میں بیٹھ کر دل کو یقین دلا رہا تھا کہ محبت خالص ہو تو لاحقہ نہیں ہوتی۔

مہندی رچے اسکے ہاتھوں پر لب رکھتا آنکھوں میں جذبات کا طوفان لئے وہ میرال کو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔

ایک شہزادی تھی سرد مزاج کہانی میں

ایک شہزادہ تھا جو دل سے اس پر مرتا تھا۔



visit for more novels:

www.urduovelbank.com

چلیں بھاگیں اب پراؤسی بھی آخر کوئی چیز ہوتی ہے۔

(ختم شد)

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/channel/UCQo-i6LI32LDErKmnsfQ5MQ>